

اداریے



مجلہ نوائے افغان جہاد میں شائع ہونے والے ادارے

جنوری ۲۰۱۰ء تا نومبر ۲۰۱۰ء

بقلم: حافظ طیب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ

افغان جہاد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اداریے



جہاد، میں شائع

مجلہ، نوائے افغان

ہونے والے ادارے
جنوری ۲۰۱۰ء تا نومبر ۲۰۱۰ء

بقلم: حافظ طیب نواز شہید □

افغان جہاد

فہرستِ مضامین

- 6 حرفِ اوّل
- 9 پھر نصر رب ساتھ لیے فتح کا دن آتا ہے!!!
اداریہ: جنوری و فروری ۲۰۱۰ء، محرم، صفر ۱۴۳۱ھ
- 12 آبروئے مازنام مصطفیٰ است
اداریہ: مارچ ۲۰۱۰ء، ربیع الاول ۱۴۳۱ھ
- 15 قوت لشکرِ دشمنان دیکھ کر اپنے رب پر یقین اور بڑھتا گیا!!!
اداریہ: اپریل ۲۰۱۰ء، ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ
- 18 جہان نو ہورہا ہے پیدا، وہ عالم پیر مر رہا ہے
اداریہ: مئی ۲۰۱۰ء، جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ
- 21 دردِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است
اداریہ: جون ۲۰۱۰ء، رجب ۱۴۳۱ھ
- 24 پھر شریعت کی خاطر گزر جائیں ہم، دولت و مال سے، جسم سے جان سے
اداریہ: جولائی ۲۰۱۰ء، شعبان ۱۴۳۱ھ
- 27 تیرے وجہِ کریم کی خاطر کفر پہ کاری وار کیا
اداریہ: اگست ۲۰۱۰ء، رمضان ۱۴۳۱ھ
- 30 مسلمانو! سنبھل جاؤ، سنبھل جانے کا وقت آیا!!!
اداریہ: ستمبر ۲۰۱۰ء، رمضان، شوال ۱۴۳۱ھ
- 33 مرجائیں گے ایمان کا سودانہ کریں گے
اداریہ: اکتوبر ۲۰۱۰ء، ذو القعدہ ۱۴۳۱ھ
- 36 اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!
اداریہ: نومبر ۲۰۱۰ء، ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ

حرفِ اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَىٰ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَمَّا بَعْدُ

اللہ پاک کا نہایت شکر و احسان ہے کہ مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' جس کا آغاز حافظ طیب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ادارت میں، ان کے بابرکت ارادے اور عملی کوشش سے ہوا تھا... آج اللہ کے خصوصی فضل و رحمت سے، بہار و خزاں، گرما و سرما، شہادتوں اور گرفتاریوں، دشمن کے نئے نئے ہتھکنڈوں اور پابندیوں کے باوجود، مسلسل بارہ سال سے زیر اشاعت ہے، واللہ الحمد و المنة۔ اس عرصے میں مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' میں سیکڑوں مضامین چھپے۔ یوں تو مجلّہ، ماہ وار مجلّے کی صورت میں بھی نفع بخش ہے لیکن اس نفع کو مزید بڑھانے اور پھیلانے کی غرض سے ادارہ 'نوائے افغان جہاد' سے وابستہ ساتھیوں نے ارادہ کیا، کہ مجلّے میں شائع ہونے والے اہم اور قسط وار مضامین کو یک جا کر کے، کتابچوں کی صورت میں بھی شائع کیا جائے۔

ان کتابچوں کو شائع کرنے کا آغاز، مجلّے میں چھپنے والے 'اداریوں' سے کیا گیا تھا۔

یہ ادارے محض کسی مجلّے میں چھپنے والے، ادارے کے موقف کو بیان کرتے 'اداریے' نہیں... بلکہ یہ عصر حاضر کے جہاد اور اس جہاد کے ساتھ باقی زمانے کی تاریخ پر مبنی ایک نادر اور مختصر سلسلہ بیان اور تاریخ پر حاشیہ ہیں۔ جیسا کہ اس مجموعہ مضامین (اداریے) کے 'سر ورق' پر لکھا ہے، یہ تحریرات القاعدہ برّ صغیر سے وابستہ، جہاد پاکستان کے ایک عبقری قائد، نابغہ روزگار، داعی و مفکر، مربی و منتظم، شہید فی سبیل اللہ حضرت حافظ طیب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے نکلی ہیں، اور ان تحریرات میں سیاہی نہیں قلب و جگر کے خون کی روشنائی استعمال ہوئی ہے۔

حضرت حافظ طیب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو میادین جہاد 'بڑے حافظ صاحب' اور 'حافظ عبد المتین' کے لقب اور نام سے جانتے ہیں۔ حافظ صاحب نے اپنی جوانی اور پھر کہولت، دین متین کی دعوت اور جہاد فی سبیل اللہ میں کھپائے رکھی، اور اسی راہ میں اپنی صلاحیتیں اور جان صرف کرتے کرتے سنہ ۲۰۱۶ء میں، پاکستانی خفیہ ایجنسیوں اور پولیس و سی ٹی ڈی کے ایک جعلی مقابلے میں فی سبیل اللہ قتل ہو گئے اور مقام شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت حافظ صاحب کی نعش کو خفیہ ایجنسیوں اور پولیس و سی ٹی ڈی کے اہلکاروں نے شہادت کے تین دن بعد اہل خانہ کے حوالے کیا، لیکن تین دن گزر جانے کے باوجود نعش تر و تازہ تھی اور گولیاں لگنے کے سبب زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ یہ تین دن بعد بھی خون کے بہنے کی کرامت تو دنیا میں تھی... باذن اللہ قیامت کے دن معاملہ اس حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق ہو گا کہ اللُّونُ لَوْنُ الدِّمِّ وَالرَّيْحُ رِيْحُ الْمَسْكِي... اللہ کے راستے میں لگے ان زخموں سے بہتے خون کا رنگ تو خون سا ہو گا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ، حضرت حافظ صاحب کی شہادت قبول فرمائیں اور ہم سب کو اس راہ سعادت کا راہی بنائے رکھیں یہاں تک کہ موت فی سبیل اللہ یعنی شہادت کا وقت آ جائے۔

بضل اللہ، 'اداریے (۱)' کے بعد، 'اداریے (۲)' کے عنوان کے تحت، دوسرا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس دوسرے مجموعے میں جنوری ۲۰۱۰ء سے لے کر نومبر ۲۰۱۰ء تک کے شماروں میں چھپنے والے اداریے شامل کیے گئے ہیں۔

ان مضامین کو ان کی اصل شکل میں ہی رکھا گیا ہے، اس لیے اعداد و شمار، تاریخیں، واقعات و سانحات اور متوفین کے ناموں وغیرہ کے ساتھ وہی انداز و القاب وابستہ ہیں جو دم تحریر لکھے گئے تھے۔ کوئی تبدیلی کی گئی ہے تو وہ یہ کہ پروف کی اگر کوئی غلطی رہ گئی تھی تو اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے یا طویل نثر پاروں کو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اگر کسی جگہ آیتِ قرآنی، حدیث یا تاریخی و کتابی عبارت کا حوالہ درج نہیں تھا تو وہ تحریر کر دیا ہے۔ اسی طرح جن جگہوں پر وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی تو

وہاں 'وضاحتی حاشیہ' درج کر دیا گیا ہے، جس کے آگے قوسین میں '(مرتب)' کا دستخط درج ہے۔

اللہ پاک 'اداریے' کے عنوان کے تحت اس کوشش کو قبول و مقبول فرمائیں اور دعوتِ دین و جہاد کو عام فرمائیں، آمین یا ربّ العالمین۔

و صلی اللہ علی النبی، و آخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمین۔

ذو الحجّة ۱۴۴۰ ھ، اگست ۲۰۱۹ء



پھر نصرِ رب ساتھ لیے فتح کا دن آتا ہے!!!

اداریہ: جنوری و فروری ۲۰۱۰ء، محرم، صفر ۱۴۳۱ھ

نیا ہجری سال اپنے آغاز میں ہی مسلمانوں کے لیے کئی خوش خبریاں لایا ہے کہ اب اللہ ربّ العزت کی رحمتِ خاص مسلمانوں کی طرف متوجہ ہے اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارت کہ ”خلافت علی منہاج النبوة کا دور پھر سے لوٹ آئے گا“ کے ظہور ہونے کا وقت قریب ہی ہے لیکن جیسا کہ اُس دور میں اہل ایمان کے لیے بہت سی خوش خبریاں ہیں... عیسیٰ علیہ السلام کے لشکریوں اور مہدی رضی اللہ عنہ کے انصاران کے لیے... اسی قدر ایمان کی آزمائش بھی سخت ہوگی۔ دجال کو بہت سے مافوق الفطرت اختیارات دیے گئے ہوں گے، وہ بارش برسائے گا، رزق کی کھیتیاں اُگاسکے گا، مُردے زندہ کر سکے گا... جب ایسے ایسے کام اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی ایمان والے ایمان پر قائم رہیں گے تو پھر ہی ان خوش خبریوں اور بشارتوں کا مصداق بنیں گے، جن کی سچی خبر اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ آج دجال کے معنوی فرزندوں کی ٹیکنالوجی کے بت کے سامنے بہت سے ’فرز انوں‘ کے ایمانوں کا پتہ پانی ہونے لگتا ہے جبکہ یہ بت اب افغانستان، عراق اور صومالیہ سمیت کئی مقامات پر محض نصرتِ ربانی کے سہارے پاش پاش ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود ’دانش ور نما‘ لوگ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، اُسے امریکہ کا ہی کیا دھرا سمجھتے ہیں۔ اُن کی ناقص عقول میں اللہ رب العزت کی عظمت، ہیبت، جلال اور قدرت کی معرفت پیدا ہونا محال ہے اور جن ’دیوانوں‘ کے دل اس دولت سے سرفراز کر دیے جاتے ہیں وہ تو پھر دنیا بھر کی تمام تر قوتوں کو پر گاہ سے بھی حقیر خیال کرتے ہیں اور زمانہ قدیم میں ایران و روم کی بزع خود سپر پاورز ہوں یا صلیبی جنگوں میں یہودونصاری کے سورما اور عصر حاضر میں امریکی ورلڈ ٹریڈ سنٹر ہو یا برطانیہ، روس اور امریکہ کی صورت میں ”سپر پاورز“ سبھی کو اپنے پیروں تلے روندتے ہوئے اللہ کا کلمہ سربلند کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔

عراق میں مجاہدین کے ہاتھوں ڈرون طیارے بیک ہو جائیں یا وزیرستان اور افغانستان میں ڈرون طیارے تباہ ہو جائیں، خوست میں سی آئی اے کا مرکز نشانہ عبرت بن جائے یا کابل میں ریڈ زون پر مجاہدین اپنا علامتی قبضہ دکھا دیں، صومالیہ میں تین وزرا واصل جہنم ہو جائیں یا امریکہ میں طیارہ اغوا کرنے کی مہم سے اُن کے سکیورٹی نظام کی اصلیت بے نقاب ہو جائے اور امریکہ کے اندر مجاہد حسن نضال کے ہاتھوں بیسیوں امریکی فوجیوں کی ہلاکت کی قیامت خیز ہولناکی ہو..... عقل رکھنے کا دعویٰ کرنے والے جو حقیقتاً بے عقل ہیں، دانش ور ہونے کی جگالی کرنے والے جو اصلاً دانش سے کورے ہیں، اہل علم ہونے کا ناطک رچانے والے جو واقعاً 'العلم' سے نا آشنا ہیں، یہی کہتے رہتے ہیں کہ ان سب کاموں میں امریکہ کا ہاتھ ہے، امریکہ کی کوئی مصلحت ہوگی، مسلمانوں کو نشانہ بنانا مقصود ہوگا، مسلمان تو یہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے..... ایسی ایسی باتوں کی جگالی کریں گے کہ اللہ کی پناہ! گویا کہ اُن کے اپنے وجودِ نامسعود کی اس دنیا میں آمد میں بھی امریکہ 'بہادر' ضرور ملوث ہوگا.....

لیکن ایمان والے چاہے وہ دنیا کے کسی علاقے میں ہوں، کوئی زبان بولنے والے ہوں، زمانی و مکانی فاصلے سے ماورا بیک زبان ان تمام کاموں کو اللہ کا انعام قرار دیں گے نہ کسی تنظیم کا قصیدہ اور نہ کسی ماہر فن کا کارنامہ، بس جو کچھ ہوا اور جتنا ہوا صرف اور صرف مالک کی نصرت اور مدد سے! اگر وہ نہ چاہتا تو ساری حکمتِ عملی دھری کی دھری رہ جاتی، سارے انتظامات خاک میں مل جاتے اور اس کا مشاہدہ گاہے بگاہے اوپر والا کروا رہتا ہے تاکہ دل و دماغ آلائشوں سے محفوظ رہیں اور نظر صرف اسی 'ایک' ہی کی طرف ہو۔

شریعتِ اسلامی کے اس باب میں تمام اسباق کا خلاصہ یہی ہے کہ فتحِ نصرتِ الہی کے بغیر ناممکن ہے اور نصرتِ الہی شریعت کی پیروی کی صورت میں ہی اترتی ہے اور نصرت کو دیکھ کر اُسے 'الناصر' کی طرف ہی منسوب کیا جانا ضروری ہے۔ اُس کے علاوہ اگر کوئی خیال بھی گزر گیا تو وہ اُتری ہوئی نصرت واپس بلا لی جاتی ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (سورة النصر)

”جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔ اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی

تسبیح کرو، اور اس سے مغفرت مانگو۔ یقین جانو وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔“

اللہ اکبر کبیر او الحمد لله کثیر او سبجللہ بکرة وصیلا۔
استغفرالله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه ۔



آبروئے ما از نام مصطفیٰ است

اداریہ: مارچ ۲۰۱۰ء، ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

۲۰۰۱ء میں کبرور عونت میں ڈوبے کفر اکبر امریکہ نے دیگر صلیبی افواج کے ہم راہ 'امارتِ اسلامیہ افغانستان پر حملہ کیا اور آج نو سال بعد اس کا غرور خس و خاشاک کی طرح بہ نکلا ہے۔ اور اب وہ اپنی ڈوبتی ناؤ کو سنبھالنے کی سعیٰ لاحاصل میں مصروف ہے بلمند میں آپریشن مشترک اور لندن و استنبول کانفرنسیں اسی سلسلے کی گڑیاں ہیں۔

نو سال قبل افغانستان کو چند گھنٹوں میں مغلوب کرنے کے خواب دیکھنے والی صلیبی افواج کے ارادوں کو ہر جگہ مجاہدین فی سبیل اللہ نے خاک میں ملادیا۔ افغانستان بھر میں اپنی درگت بنتی دیکھ کر وہ اپنے آپ کو چند صوبوں میں محدود کرنے لگیں۔ اب بات یہاں تک پہنچی کہ دنیا بھر کے وسائل اور افواج کے ساتھ حملہ آور امریکہ صرف صوبہ بلند میں ہی سمٹ کے رہ گیا چیتے کا پنچہ، خنجر اور..... نامی آپریشن شروع کیے لیکن یہاں بھی اللہ کے شیروں نے ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ اور اب دنیا کے سامنے اپنی عیاں ہوتی شکست و ریخت کی داستان کو چھپانے کے لیے امریکہ پندرہ، ۱۵ ہزار اتحادی اور چار، ۳ ہزار افغان فوج کا لاؤشکر لے کر بلمند کے ضلع ناد علی کے قصبے 'مرجاہ' میں آن جمع ہوا۔ فضائی مدد کے ساتھ 13 فروری سے جاری یہ 'آپریشن مشترک' بھی انہیں ذلت و رسوائی سے بچا نہ سکا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ آپریشن میں شریک افغانی و اتحادی فوجی چیخ اٹھے ہیں کہ "مرجاہ میں ہر موڑ پر موت ہے، ہر طرف بوبی ٹریپس (Booby Traps) بچھے ہیں، راستے بارودی سرنگوں سے بھرے ہیں اور سنائپر ہر طرف چھپے ہوئے ہیں۔" اللہ سبحانہ کی تائید غیبی سے آپریشن کے اگلے روز ہی سولہ (۱۶) امریکی ٹینک اور اڑتالیس، ۳۸ فوجیوں کا نقصان ہوا۔

دوسری جانب اپنی شکست کو دیکھ کر افغانستان سے بھاگنے کے لیے لندن اور استنبول کانفرنسوں میں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ افغانستان میں امن قائم ہو گیا ہے اور اب باقی معاملات مقامی فوج کو ہی سنبھالنا ہوں گے ساتھ ہی ساتھ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق امریکہ نے اپنی غلام پاکستانی فوج کی مدد سے وزیرستان میں ڈرون میزائل حملوں میں اضافہ کیا ہے سال ۲۰۱۰ء کے ابتدائی دو مہینوں جنوری، فروری میں ڈرون طیاروں کے ذریعے سے مختلف مقامات پر چوبیس، ۲۳ میزائل حملے کیے گئے۔ جہاں بیالیس، ۳۲ ممالک کی افواج مل کر بھی گزشتہ نو سالوں میں مجاہدین فی سبیل اللہ کے مقابل نہیں ٹھہر سکیں تو یہ میزائل حملے اسے رسواکن شکست سے کیونکر بچا سکیں گے؟

ہم ماہ ربیع الاول سے گزر رہے ہیں، صدیوں دور اسی ماہ مبارک میں رسول مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی۔ آپ کی ولادت کے وقت دنیا اندھیروں میں ڈوبی، الحادی طاقتوں کے زیر سایہ کفر و شرک میں مبتلا تھی، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اپنے معبود حقیقی کو چھوڑ کر غیر اللہ کی چوکھٹ پر سجدہ ریز تھی۔ آپ کی ولادت کے ساتھ ہی ایران کے آتش کدے میں سالہا سال سے جلنے والی آگ بجھ گئی اور قیصر روم کے محلات میں دراڑیں پڑ گئیں یہ دنیا کے لیے بشارت تھی کہ اب کفر و شرک اور الحاد کے دن گئے جا چکے ہیں اور رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت، اللہ رب العزت کی حاکمیت کا پرچم بلند ہو کر ہی رہنا ہے، ایسا ہوتے ہوئے آنکھوں سے دیکھا گیا، الحادی قوتیں نیست و نابود ہو گئیں اور اہل ایمان کے کلیجے ٹھنڈے ہو گئے۔

آج بھی دنیا، اللہ الہ العالمین کو چھوڑ کر دوسروں کی محتاج اور غلام ہو کر رہ گئی ہے۔ یقیناً انسانیت کے لیے امن و سلامتی اور فوز و فلاح کے لیے مشعل راہ وہی عمل ہے جس سے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صدیوں پہلے آشنا کیا تھا۔ دم توڑتی اور سسکتی انسانیت کو سکون صرف اور صرف گنبد خضرا کے سائے میں ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ آئیے! دور روشنیوں سے آتی اس صدا پہ سر دھنتے ہوئے اپنے لیے عمل کی راہ تلاش کرتے ہیں۔

فدائیان شاہ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم

تیز رو، تازہ دم

پھر بڑھے جانب کفر

بلا خوف، بے خطر

طالبانِ خواجہ یثرب صلی اللہ علیہ وسلم
سر بکف، صف شکن

جو دینِ مبین کے لیے کٹ مریں
اہلِ باطل پہ بن کے برق جو گریں
جن کے لیے روشنی
مرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ماحی لقیبی

حق نے بھی تو کہا
كَتَبَ اللهُ لَا اَعْلِيَّ اَنَا وَرُسُلِي
اہلِ ایمان کے لیے مانند دوستان
چڑھیں کفر پر صورتِ دشمنان
مرے ہم نشین

ڈھونڈھ پھر وہیں سے روشنی
ملے جس جگہ قلب کو تازگی
تیغ و تلوار وہ

شیوائے اصحابِ نبی
کہ فرما گئے ہیں ہادی صلی اللہ علیہ وسلم
فاعلمو ان الجنة تحت ظل السيوف
چل! کہ تھام لیں ہاتھوں میں
پرچمِ رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم
چھٹے جس سے ظلمت و تیرگی
نور، وہ آگہی

آئیے! پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درود و سلام کہیں۔ اللہ صلی
وسلم علی سیدنا محمد و علی الہ و بارک وسلم۔



قوتِ لشکرِ دشمنان دیکھ کر اپنے رب پر یقین اور بڑھتا گیا!!!

اداریہ: اپریل ۲۰۱۰ء، ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

۲۵ مارچ کو چوَن سیکنڈ کے مختصر مگر جامع بیان میں اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے کہا کہ:

”اگر ہمارے بھائی خالد شیخ محمد کو سزائے موت دی گئی تو امریکہ کو بہت سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا، ہم تمام یرغمالی امریکیوں کو قتل کر دیں گے اور مستقبل میں بھی امریکی قیدیوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے گا۔ اوہاما بھی اپنے پیش رو، بُش کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس میں بیٹھے سیاست دان ابھی تک فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کی حمایت کر رہے ہیں اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ سات سمندر پار بیٹھا امریکہ ظلم کر کے محفوظ رہے گا جبکہ ہم نے اللہ کی مدد سے گیارہ ستمبر کی صورت میں اپنا ردِ عمل ظاہر کیا تھا اور اگر اب بھی وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہماری پہنچ سے دور ہیں تو یہ اُن کی خام خیالی ہے، وہ نائن الیون کو ہماری وارننگ کا دھماکہ سن چکے ہیں۔“

حقیقت یہ ہے کہ ان چند الفاظ کے اندر معارف و معانی کا پورا سمندر پنہاں ہے جس کی اصل سے یا تو یہودونصاریٰ آگاہ ہیں جن کے لیے یہ الفاظ ’تیتھ وارنٹ‘، Death Warrant کی حیثیت رکھتے ہیں یا پھر وہ قافلہٴ راہِ وفا، اُن کی حقیقت جانتا ہے جس نے اپنے رب کے ہاتھ اپنی جانیں جنت کے بدلے فروخت کر رکھی ہیں۔

صلیبی دنیا اپنے آخری دور کا معرکہ اپنا تمام تر زور صرف کر کے لڑ رہی ہے۔ وہ بھی اور اس کے حواری بھی یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس معرکہ کی ناکامی ہمارے لیے ہمیشہ کی ناکامی کی صورت اختیار کر جائے گی۔ اس

لیے یہ تصور کرنا بھی ان کے لیے محال ہے کہ وہ اس جنگ میں خود ہی شکست تسلیم کر لیں، اس کھلی حقیقت سے نظریں چراتے ہوئے وہ اپنی قوم کی طفل تسلیوں کی خاطر کبھی مرجاہ اور نادِ علی میں 'آپریشن مشترک' کی سعیِ لاحاصل کرتے ہیں مگر تین ہفتوں کی ڈھلائی کے بعد ہی آپریشن مشترک کسی نتیجے اور اعلان کے بغیر ہی ختم ہو جاتا ہے..... تو کبھی اقوامِ متحدہ اور گٹھ پتلی کرزئی حکومت کی آڑ لے کر حزبِ اسلامی سے مذاکرات کی میز سجائی جاتی ہے۔ ہم یہ بات پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ جنگوں کا فیصلہ ہمیشہ اُن ہی قوتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو عملاً میدانِ جنگ کو سجاتی ہیں لیکن یہ بات نہ ہی عقل و فہم سے عاری صلیبیوں کی سمجھ میں آتی ہے اور نہ ہی اُن سے مذاکرات کرنے والے سادہ لوحوں کے حاسہٴ ادراک میں۔ اپنی چمڑی بچانے کے لیے 'طالبان مائنس فارمولے' کی منصوبہ ساز صلیبی دنیا یہ خیال کرتی ہے کہ حقیقی شریعت کے نفاذ اور افغانستان کو امارتِ اسلامیہ کے قالب میں متشکل ہونے سے روکنے کے لیے اُن جمہوری لوگوں سے عہدوپیمانہ کا رشتہ باندھنا ضروری ہے جو موجودہ نظام ہی میں اسلام کی پیوند کاری کے قائل ہیں کیونکہ صلیبی دنیا کے نزدیک اس وقت اہم ترین چیلنج اپنے نظام کو اصل حالت میں باقی رکھنا اور مسلم معاشروں میں شریعت کی تنفیذ کو ہر قیمت پر روکنا ہے۔ جبھی تو وہ عراق اور افغانستان میں ہر جگہ جمہوری اداروں کو قائم کرنے اور پروان چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسری طرف صلیبی لشکر 'پاکستانی فوج کو براہِ راست افغانستان کی دلدل میں اتارنا چاہتا ہے جبکہ خود فوج کے خیر خواہ سابقہ فوجی جرنیل اور حالیہ 'سیانے' مسلسل یہ ڈبائی دے رہے ہیں کہ "افغانستان دو سپر پاورز (بزعم خود) کا قبرستان بن چکا ہے، اب تیسری پاور بھی ایڑھیاں رگڑ رہی ہے جبکہ پوری صلیبی دنیا اور مسلمان معاشروں کی راہِ ارتداد پر گامزن حکومتیں اور افواج بھی اُن کے شانہ بشانہ مسکنت کی کھائی میں گر چکے ہیں تو اکیلا پاکستان کیسے اس صلیبی دنیا کو بچا پائے گا؟؟؟ اور اگر یہ اس جنگ میں شریک ہو گیا تو پھر صدیوں اس سے نکلنا ناممکن ہوگا"۔ یہ تو فوج کے 'خیر خواہ سیانوں' کی باتیں ہیں لیکن کیا پاکستان کی فوج اور حکومت مالاکنڈ ڈویژن اور آزاد قبائل میں گذشتہ آٹھ سالوں میں ناکامیوں کا ہی منہ نہیں دیکھ رہے؟

اور اب بالآخر ۳۰ مارچ تک مالاکنڈ ڈویژن اور وزیرستان میں فوجی مہمات کو ختم کر کے یہ علاقے انتظامیہ کے سپرد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جبکہ ان علاقوں میں 'حکومتی رٹ' کا حال واقفانِ حال خوب جانتے ہیں۔ اگر چہ سوسے

زائد مساجد و مدارس کو ہم باری سے ملیامیٹ کرنے کا نام کامیابی ہے! اگر اورکزئی ایجنسی میں تبلیغی مرکز پر ہم باری سے ستر سے زائد حفاظ و علماء کو 'صلیبی دیوی' کی بھینٹ چڑھانا کامیابی ہے! تو پھر یہ کامیابی صلیبی لشکر کی پاکستانی ملیشیا حاصل کر چکی ہے!!! لیکن وہاں لالہ کے وارثوں کو ختم کرنا اور شریعت کے متوالوں کو نابید کرنا مطلوب تھا تو وہ نا ممکن تھا، ناممکن ہے اور ہمیشہ نا ممکن رہے گا کیونکہ اس دین کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے اور سب قوتیں اسی مالکِ کائنات کے لیے ہیں جو تمام زمینوں اور آسمانوں کا رب ہے!!!

... أَنْ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ (سورة البقرة: ۱۶۵)

”... تمام تر طاقت اللہ ہی کو حاصل ہے اور یہ کہ اللہ کا عذاب (آخرت میں) اس وقت بڑا سخت ہوگا۔“



جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا، وہ عالمِ پیر مر رہا ہے

اداریہ: مئی ۲۰۱۰ء، جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

خطہ خراسان کی بلند و بالا چوٹیوں پر پڑی برف موسم گرما کی شدت کے زیر اثر جیسے جیسے پگھلتی جا رہی ہے، بعینہ صلیبیوں کی افغانستان میں کامیابی کی امیدوں کی شمعیں بھی دم توڑتی جا رہی ہیں۔ ۲۰۱۰ء کے موسم گرما کو ۹ سالہ جنگ کا فیصلہ کن مرحلہ سمجھا جا رہا تھا لیکن محسوس یوں ہوتا ہے کہ مرحلہ محض رسمی خانہ پری ہو گا کیونکہ جنگ کا فیصلہ تو ہو چکا اور نتیجہ ہر ایک کو روز روشن کی طرح واضح نظر آ رہا ہے۔ صلیبی لشکر نے جس گھن گرج کے ساتھ ایک فیصلہ کن لڑائی لڑنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا وہ طمطراق تو مرجاہ کی ”شان دار“ شکست کے ساتھ ہی رخصت ہو چکا اور برف پگھلنے کے بعد تو ویسے بھی کوساروں کے فرزند اور مجاہدین اسلام ’اللہ اور اُس کے دین کے دشمنوں پر جھپٹے اور کاری ضربیں لگانے کے لیے تروتازہ ہوجاتے ہیں۔

افغانستان کی اس ۹ سالہ صلیبی جنگ کا نتیجہ سمجھنے کے لیے اوباما کے حالیہ دورہ کابل (درحقیقت دورہ بگرام بیس) میں ایک عظیم درس عبرت پنہاں ہے۔ ”سپر پاور“ ہونے کے دعوے دار امریکہ کا صدر اپنے ”مفتوح“ ملک میں جہاں ۸ سال سے اُس کے لاکھوں سُورما موجود ہیں، چوروں کی طرح رات کو اترتا ہے اور سخت ترین زمینی و فضائی سکیورٹی کے حصار میں محض ساڑھے پانچ گھنٹے بعد دن نکلنے سے قبل ہی واپس فرار ہوجاتا ہے۔ بگرام بیس پر اپنے فوجیوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے بھی اوباما نے بلٹ پروف جیکٹ نہیں اتاری۔ اوباما کے اس غیر اعلانیہ دورے میں یہ پیغام چھپا ہے کہ صلیبیوں کی دسترس افغانستان میں درحقیقت بگرام ایئر بیس اور کابل کے صدارتی محل تک محدود ہے اور وہ وہاں بھی محفوظ نہیں ہیں (ان شاء اللہ)۔

صلیبی اتحاد کی افغانستان میں کسمپرسی کا اس سے واضح اشارہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ اُن کا اپنا ”پالتو“ کرزئی بھی اُن کو آنکھیں دکھانے لگا ہے۔ کرزئی کی

حکومت اور صدارت کی اوقات کتنی ہے، اس پر کچھ لکھنا تو فقط لفظوں کا ضیاع ہے، لیکن گردش دوران دیکھیے کہ یہی کرزئی برسرام اپنے آقاؤں یعنی صلیبیوں پر برستا ہے اور نہ صرف یہ کہ انہیں مطعون کرتا ہے بلکہ انہیں دھمکی بھی دیتا ہے کہ 'وہ طالبان کی صفوں میں شامل ہو جائے گا'۔ یہ سب اشارے بہت واضح انداز میں پتہ دے رہے ہیں کہ جنگ کا فیصلہ ہو چکا اور ان شاء اللہ، اللہ کی نصرت سے فتح اہل حق یعنی مجاہدین اسلام کا مقدر بن چکی ہے، اب صرف صلیبی اتحاد کی تکفین و تدفین باقی ہے۔ صلیبی اتحاد کے اہم ترین جزو نیٹو نے بھی اس نوشتہ دیوار کو ناصر ف پڑھ لیا ہے بلکہ تسلیم بھی کر لیا ہے۔ اپریل کے اواخر میں منعقدہ نیٹو وزرائے خارجہ کے اجلاس میں افغانستان سے انخلا کے فیصلے پر اتفاق پایا گیا۔ گویا سب کے سب لنگر لنگوٹ کس کے بھاگنے کو تیار بیٹھے ہیں لیکن اہم سوال یہ ہے کہ واپسی کا راستہ کس طرف ہے؟ اسی سوال کے جواب کی تلاش ہمیں پاکستان لے جاتی ہے، کیونکہ یہی وہ راستہ ہے جہاں سے صلیبی لشکر افغانستان اترے تھے۔

پاکستان میں صلیبی اتحاد کا ہراول دستہ یعنی پاکستانی فوج بہت تند ہی سے اپنے آقاؤں کے لیے راستے ہموار و صاف کرنے میں مصروف ہے۔ وزیرستان، اورکزئی، خیبر، باجوڑ، کرم، مالاکنڈ سمیت کم و بیش تمام قبائلی ایجنسیوں میں چھوٹے بڑے فوجی آپریشن کیے جا رہے ہیں۔ ان قبائل نے مجاہدین کی نصرت اور جہاد افغانستان میں بڑے پیمانے پر شرکت کے جو "جرائم" سرانجام دیے ہیں وہ اپنی جگہ لیکن فی الوقت ان کی سرکوبی کو شاید اس لیے اتنی اہمیت دی جا رہی ہے کہ صلیبی اتحاد بالخصوص امریکہ جو افغانستان سے فرار کے بعد پاکستان کو اپنی آماجگاہ بنانے جا رہا ہے بلکہ بنا چکا ہے، اُس کے خلاف تازہ اور بھرپور مزاحمت کا مرکز و محور بھی یہی خطہ ہوگا۔ چنانچہ

فلسفہ پیشگی اقدام
(Pre-emptive Measures) کے تحت ان قبائل کی نسل کشی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اندھا دھند بم باریوں کے ذریعے پوری پوری آبادیاں ملیامیٹ کر دی گئی ہیں، چند روز قبل ہی خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ میں فوج کے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے بم باری کر کے کم و بیش بہتر ۷۲ افراد جس میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے، شہید کر دیے۔ بدروح جنرل کیانی نے صلیبیوں کی سی ڈھٹائی سے کہا کہ "ہم تیراہ کے کوکی خیل قبیلے سے فوج کی اس زیادتی پر معذرت خواہ ہیں۔"

دوسری طرف اہل پاکستان کا یہ حال ہے کہ اپنی انفرادی و اجتماعی بد اعمالیوں کے سبب طرح طرح کے چھوٹے بڑے عذابوں میں گرفتار ہیں پتھر کے جس زمانے سے امریکہ اور مشرق پاکستانیوں کو ڈرایا کرتے تھے پاکستان اسی پتھر کے دور میں پہنچ چکا ہے جہاں نہ بجلی ہے اور نہ کھانے کو آٹا، اس پر مستزاد یہ کہ جس بلا کو تریسٹھ، ۶۳ سال تک انہوں نے اپنی حفاظت کے لیے خون پسینے کی کمائی سے پالا ہے، اُس کو خون کی ایسی چاٹ لگی ہے کہ اپنے ہی لوگوں کا خون پینے کے لیے مری جا رہی ہے لیکن اہل پاکستان اپنی اس بدحالی کا رونا تو روتے ہیں مگر اس سے نکلنے کی جو تدبیر چاہیے اُس کی طرف اُن کا دھیان نہیں جاتا ہم ان سطور کے ذریعے اہل پاکستان اور پاکستان کے تمام مخلص اصحاب حل و عقد سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ اپنی انفرادی اور اجتماعی گناہوں، بد اعمالیوں اور سرکشیوں پر انفرادی و اجتماعی استغفار کریں اور فقط زبانی توبہ پر اکتفا نہ کریں بلکہ عملی طور پر کفارہ بھی ادا کریں اور ہمارے ملی گناہوں کا کفارہ یہ ہے کہ پوری قوم اپنے علما و صالحین کی قیادت میں یک جان ہو کر اٹھے اور خود پر مسلط طاغوتی نظام کو اکھاڑ پھینکنے کے بعد شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سرزمین پر نافذ کر دیا جائے۔ اور افغانستان پر صلیبی حملے میں معاونت کا جو گناہ عظیم جو اس قوم سے سرزد ہوا ہے، اُس کا کفارہ یہ ہے کہ افغانستان سے بھاگتے صلیبیوں کا پیچھا کیا جائے اور اُن کو اُن کے حواری پاکستانی حکمرانوں، سیاست دانوں، افسر شاہی اور جرنیلوں سمیت بحیرہ عرب میں غرق کر دیا جائے۔ اللہ ہمیں سچی توبہ کرنے اور اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔



در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است

اداریہ: جون ۲۰۱۰ء، رجب ۱۴۳۱ھ

امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ، حرمتِ رسول علیہ السلام کا مسئلہ ہے۔ اس لیے گاہے بگاہے صلیبی کفار مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کا اندازہ لگانے کے لیے آفتابِ نبوت کے بارے میں اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور اس مرتبہ تو انہوں نے اجتماعی طور پر اس گستاخی کا ارتکاب کر کے مجاہدین کے اس موقف کی اپنے عمل سے تصدیق کر دی ہے کہ تمام اہل مغرب، اسلام کے بارے میں صلیبی تعصب میں مبتلا ہیں، کوئی مکالمہ اور ڈائیلاگ نہیں بلکہ صرف اور صرف جہاد فی سبیل اللہ ہی اُن کا علاج ہے۔ ساری امت کے دل اس صدمے سے پھٹے جاتے ہیں اور مسلمانوں کا بچہ بچہ تمام صلیبی کفار کے خون کا پیاسا ہے۔ ہر کسی کی یہ خواہش ہے کہ صلیبیوں کے بکھرے ہوئے لاشے، اُن کی لاشوں کے ٹکڑے اور اُن کی بستوں کو آگ کی بھٹیاں بننے کا منظر وہ بچشمِ خود دیکھے بلکہ اُس کے ہاتھوں سے یہ مبارک کام سرانجام پائے۔۔۔ ان کیفیات میں ایک چیز ہے جو دل کو اطمینان دیتی ہے۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں ”بہت سے قابلِ اعتماد، تجربہ کار اور فقہی علم رکھنے والے مسلمان شام کے شہروں اور قلعوں کے محاصرے کے تجربات بیان کرتے ہیں جہاں انہوں نے عیسائیوں کا محاصرہ کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی قلعے یا شہر کو ایک مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک کے لیے گھیرے رکھتے اور ہمارے محاصرے سے ان کو کچھ فرق نہیں پڑ رہا ہوتا تھا، بس ہم ہمت ہار کر ہٹتے ہی والے ہوتے لیکن پھر جب اس جگہ کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی توہین کرتے تو ایک دن کے اندر اندر ہی قلعہ فتح ہو جاتا تھا۔ اسی لیے جب کبھی ہم سنتے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں، ہم اسے فتح کی نوید سمجھتے۔ اگرچہ ہمارے دل نفرت سے بھرے ہوتے تھے لیکن ہم اسے بشارت کے طور پر لیتے تھے کہ یہ ہماری فتح کی نشانی ہے۔ سورہ کوثر کی آیت کا بھی یہی مطلب ہے:

اِنَّ شَانِيَكُمْ هُوَ الْاَبْتَرُ

”بیشک آپ کا دشمن ہی لا وارث اور بے نام و نشان ہے۔“

یعنی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو رسوا کر دے گا۔

اب اللہ کی نصرت سے فتح کی خوش خبریاں یکے بعد دیگرے آ رہی ہیں اس ماہ افغانستان میں یہودونصاریٰ کے ۹ جاسوسی طیارے اور ۹ ہیلی کاپٹر اللہ نے اپنے بندوں کے ہاتھوں سے تباہ کروائے جب کہ اٹھارہ سو سے زائد یہودونصاریٰ اور تیرہ سو سے زائد مقامی مرتدین کا جہنم کی وادیاں مستقر بنیں... عراق میں دولتہ العراق الاسلامیہ² کے شیخ ابو عمر البغدادیؒ اور وزیر الحرب شیخ ابو حمزہ المهاجرؒ اللہ کی رحمتوں اور مغفرتوں کی طرف سفر کرتے ہوئے شہداء کے قافلے میں شامل ہو گئے (نحسبہ كذلك والله حسبيہ)۔ اُن کے خون نے عراق میں مجاہدین کو ایک نیا عزم اور ولولہ دیا اور وہاں اب یہودونصاریٰ کی خوب خوب ڈرگت بن رہی ہے جبکہ صومالیہ میں پارلیمنٹ سے صدارتی ایوان تک سبھی طاغوتی شعار مجاہدین کے حملوں کی زد میں ہیں خطہ خراسان میں ’اورکزی ایجنسی میں ’فرنٹ لائن اتحادی‘ اپنے زخم چاٹتے پر مجبور ہیں اور اُن کا آقا اُن کو شمالی وزیرستان کی دلدل میں پھنسانے کے درپے ہے۔ انکار کی صورت میں ڈالروں کی صورت خیراتی ٹکڑوں سے ’جن کو ایمان کے عوض حاصل کیا جا رہا ہے‘ محرومی کی دھمکی کا سامنا ہے۔ ’الرزاق‘ سے رشتہ توڑ کر دوسروں کی رزاقیت پر ایمان لانے والوں کو مجاہدین کے ’ریموٹ کنٹرول‘ کا رعب بھی ہے اور ڈالروں سے محرومی کا خوف بھی! اس لیے بھی فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

امت کے عروج کے اس دور میں ہر صاحبِ دل کو اس کا فرض بلا رہا ہے کہ دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طور مجاہدین فی سبیل اللہ کا راہی بن کر اپنے اللہ کو راضی کرنے میں دیر نہ کیجیے کہ کہیں قافلہ چھوٹ نہ جائے!!!

² یہاں عراق کے مجاہدین مخلصین مراد ہیں جو شیخ ابو عمر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر قیادت، امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے زیر امارت برسر جہاد تھے۔ شیخ ابو عمر بغدادی کی شہادت کے بعد دولتہ اسلامیہ عراق کے وابستگان میں فتنہ پھیلنا شروع ہوا جو افسوس ناک طور پر بعد ازاں ’داعش‘ کی صورت میں، مثل خوارج ابوبکر بغدادی نامی شخص کی قیادت میں ظاہر ہوا، بلا شبہ اہل جہاد اس طرح کے لوگوں سے بڑی ہیں۔ (مرتب)



پھر شریعت کی خاطر گزر جائیں ہم، دولت و مال سے، جسم سے، جان سے

اداریہ: جولائی ۲۰۱۰ء، شعبان ۱۴۳۱ھ

ماہِ جولائی تو شہدائے لال مسجد کا مہینہ ہے، جنہوں نے تین سال قبل اپنے پاکیزہ لہو سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور ان کی مقبولیت کے لیے یہی کافی ہے کہ اس خطے میں اب کوئی بھی شریعت کی حکمرانی کے لیے اٹھنے والا فرد ہویا تحریک، اُس کے لیے شہدائے لال مسجد اور شہدائے جامعہ حفصہ سنگ۔ میل کی حیثیت رکھتے ہیں..... ان کی شہادتوں ہی کی بدولت اس خطے میں کفر کے حواریوں کا اصل چہرہ بے نقاب ہوا اور عامۃ المسلمین اپنے اور پرانے کا فرق جان پائے۔ اللہ ان کی قربانیوں کو شریعتِ اسلامی کے نفاذ کا ذریعہ بنائے، آمین۔

ماہِ مئی کے آخری عشرے میں مجاہدین خراسان کے سالار، شیخ مصطفیٰ ابویزید رحمہ اللہ اپنے اہل خانہ سمیت شہادت کی کامیاب زندگی پا گئے۔ سچ تو یہ ہے کہ قیادت کے خون سے ہی میادینِ جہاد کی تابناکی ہے اور جب اسلام کی بنیادوں میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک خون شامل ہے تو پھر عصر حاضر میں اتباعِ سنت کی حامل مجاہدین کی قیادت اپنا خون پیش کرنے میں کیونکر پیچھے رہ سکتی ہے۔

ان شہادتوں ہی کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص متوجہ ہو رہی ہے اور پوری دنیا میں کفار کی شکست ہرگزرتے دن کے ساتھ قریب سے قریب تر ہو رہی ہے۔ افغانستان میں قندھار آپریشن کا اعلان کرنے کے باوجود یہودنصرائی اب تک اس سے پہلو تہی کیے ہوئے ہیں کہ مرجاہ کے زخم سہلانے سے ہی فرصت نہیں مل پارہی۔ اور صلیبیوں کا سالار میک کرسٹل (Stanley A. McChrystal) اپنا غصہ سر عام اپنی قیادت پر نکالتا ہے، جس کے نتیجے میں

”آزادئ اظہار رائے“ کی نقیب قیادت اُسے گھر بھیج دیتی ہے۔ واہ کیا عجب دیار ہے کہ انسانیت کے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے متعلق ہڈیانی کیفیات کا شکار اقوام اور اُن کے سرداران اپنی دریدہ دہنی کو ”آزادئ اظہار رائے“ کا نام دیں لیکن جیسے ہی اُن کے اپنے وفادار اور پالتو اُن کی ”ردائے عصمت“ پر ہاتھ ڈالیں تو وہ چیں بچیں ہو جاتے اور ایسے ”گستاخوں“ کی سابقہ تمام خدمات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گھر کی راہ دکھاتے ہیں۔ افغانستان میں مقرر کیا گیا نیا صلیبی سالار پٹریاس (David Petraeus) بھی اسی شیطانی زنجیر کی ایک کڑی ہے جس کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹ رہی ہیں۔

مجاہدین نے اورکزئی اور مہمند سے لے کر نورستان اور کابل تک اور بغداد و موصل سے لے کر مقدیشو اور صنعاء تک ہر جگہ یہودونصاری اور اُن کے ایمان سے عاری، ڈالروں کے پجاری، حواریوں کو محض نصرتِ الہی سے ناکوں چنے چبوائے ہیں نصرتِ الہی کے مظاہرِ حالیہ دنوں میں بچشم سر دیکھے گئے ہیں کہ جب برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرن، طالبان مجاہدین کے حملوں سے خوف زدہ ہو کر اپنا طے شدہ دورہ سمیٹ کر فرار ہو گیا اور دوسری جانب مرجاہ کا دورہ کرنے والے ہالبروک اور میک کرسٹل کے بلی کاپٹر پر مجاہدین کے حملے نے انہیں بھی حواس باختہ کر دیا۔ اسی طرح اسلام آباد میں صلیبی رسد کے سو سے زائد کٹینر جل کر خاکستر ہو گئے۔ ان شاء اللہ اب وہ دن دور نہیں کہ تمام بلادِ اسلامیہ سے اس جہاد کی برکت سے کفر و شرک پر مبنی طاغوتی نظام اپنی بساط لپیٹنے کو ہے اور اللہ کی شریعت کا پھریرا چہار سو لہرانے کو ہے۔

جنت کے طلب گار اور دیدارِ الہی کے متمنی ہر مسلمان کے لیے مقامِ فکر ہے کہ وہ اس حقیقت کو کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے کہ :

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۚ

”اور تم دیکھو گے کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں“.....

کالہی وعدہ پورا ہونے سے پہلے پہلے اللہ کی دی ہوئی امانتوں جان و مال کو اس راہ میں کھپا دینے ہی میں دنیا و آخرت کی حسنات اور بھلائیاں پنہاں ہیں کہ قرآن صریح الفاظ میں بتا رہا ہے کہ:

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَّنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا.....

”برابر نہیں تم میں جس نے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی، اُن لوگوں کا درجہ بڑا ہے اُن سے جو کہ خرچ کریں اُس کے بعد اور لڑائی کریں۔“



تیرے وجہِ کریم کی خاطر کفر پہ کاری وار کیا

اداریہ: اگست ۲۰۱۰ء، رمضان ۱۴۳۱ھ

رمضان المبارک ماہِ جہاد و قتال ہے۔ یہ بابرکت مہینہ اپنی جلو میں تاریخِ اسلامی کے زریں باب لیے ہوئے ہے۔ ۴ رمضان المبارک کو ہی وہ میدان سجا جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں 'یوم الفرقان' کے نام سے تعبیر کیا۔ ۲۰ رمضان، ۸ھ کو فتحِ مکہ کی صورت میں اسلام کو سربلندی و غلبہ حاصل ہوا۔ اسی سعادتوں والے مہینے میں کتابِ ہدایت قرآن عظیم نازل ہوا۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ خاص طور پر اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بارگاہِ رب العزت سے لطف و کرم کی بارشیں اس انداز میں برستی ہیں کہ اس مبارک مہینہ میں ادا کیے گئے نفل کا ثواب فرض کے برابر جبکہ فرض کا اجر ۴۰ فرائض کے برابر عطا کیا جاتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کا منادی صدا لگا رہا ہے کہ اس مہینہ میں ربِ رحمن کے دریائے رحمت کی تلاطم خیزیاں اپنے جوبن پر ہوتی ہیں لہذا ان ایام میں رب کے راستوں پر چلنے اور اپنے قدموں کو جہاد فی سبیل اللہ میں گھروں سے نکالنے کا مصمم ارادہ کیجیے کہ جن قدموں کو اس راہ کی خاک بھی میسر آگئی وہ جہنم سے محفوظ رہیں گے۔

اس ماہ مبارک کی بابرکت ساعتیں اور جہاد و قتال کے میدان... سبحان اللہ!!! ہر فرد اس راہ پر لپکے اور یہ باسعادت ایام محاذوں پر گزارنے کی تیاری کرے اور مجاہدین کے شانہ بشانہ میدان میں نکلنے کا عزم کرے تاکہ رب کائنات کی طرف سے رحمتوں کے نزول سے اپنی جھولیوں کو بھر لیں۔ یہ مہینہ قرآن کا مہینہ ہے اور قرآن اور جہاد لازم و ملزوم ہیں، ایک کے بغیر دوسرا اور دوسرے کے بغیر پہلا اپنی حقیقت کھو بیٹھتا ہے۔ اس کامل کتاب کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے آج دنیا بھر میں اللہ کے کچھ بندے اللہ ہی کی خاطر طواغیتِ عصر سے بھڑے ہوئے ہیں اور اللہ کے کلمہ کی توقیر و سربلندی کے لیے قربانیوں کی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔

افغانستان سے صلیبی اتحادیوں کے سرغنہ میک کرسٹل کی پسپائی عبرت کے بے شمار درس اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ وہ جو سرتاپا غرور و نخوت کی تصویر تھا، وہ جو ”فتح عراق“ کا تمغہ سینے پر سجائے پھولا نہیں سماتا تھا، وہ جو افغانستان میں برسریپیکار مجاہدین کو زیر کرنے آیا تھا، اب بے بسی میں اپنی مثال آپ ہے۔ وہ نہ صرف افغانستان سے بھگا دیا گیا بلکہ امریکی فوج سے بھی بے آبرو ہو کر رخصت ہوا۔ یہ ہے اللہ کی تدبیروں کا مقابلہ کرنے والوں کا انجام... اور اسی انجام سے پورا صلیبی لشکر اپنے نئے سالاریپیٹریاس سمیت ’دوچار ہونے کو ہے۔ یہود و نصاریٰ نے اپنی ان نامرادیوں کو کابل میں منعقدہ عالمی ڈونر کانفرنس کے غبار میں چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کرنزی اور اس کے سیم وزر کے غلام حکمران قبیلے کو ڈالروں کی برکھا رُت سے نواز کر وہ گمان کر رہے تھے کہ پچھلے ۹ سال میں اپنی شکست و ریخت سے دوچار فوجوں کو ذرا دیر کے لیے ’پیغامِ راحت‘ پہنچایا جاسکے گا۔ لیکن یہ کانفرنس دراصل ”احمقوں کے اکٹھ“ کے سوا کچھ حیثیت نہیں رکھتی جس کا واضح ثبوت گذشتہ ماہ میں افغانستان میں ۱۳ صلیبی فوجیوں کی ہلاکتیں، ۶ فدائی کارروائیاں، ریموٹ کنٹرول اور بارودی سرنگوں کے ۱۶۹ دھماکے ہیں۔ جبکہ کمین لگا کر کی گئیں ۴۳ کارروائیاں اور ۱۱۰ ٹینک و بکتر بند گاڑیوں کی تباہیاں اس کے علاوہ ہیں۔ اس طرح صلیبیوں کی سپلائی لائن پر ۳۶ حملے کیے گئے، ۳ ہیلی کاپٹر و طیارے اور ایک جاسوسی طیارے کو نشانہ بنا کر مار گرایا گیا۔

اور کرنزی سے قندھار تک مجاہدین ایک نئے عزم سے سرشار ہیں۔ مہمند میں مجاہدین کی مشترکہ کارروائیوں سے ”صلیبی فرنٹ لائن اتحادی“ لرزاں و ترساں ہیں۔ افغانی اور پاکستانی مجاہدین کے درمیان تفریق پیدا کرنے والے بھی ان حالات میں حیران و پریشان ہیں کہ اس شیطانی تفریق کا اب کس طرح دفاع کیا جائے... انہیں حالات میں پاکستانی فوج کے سربراہ کیانی کو مزید تین سال کے لیے توسیع دے دی گئی۔ اس توسیع کے پیچھے کارفرما ہاتھ بھی بخوبی جانتا ہے کہ اللہ کے جن بندوں کے مقابل میک کرسٹل اترا تھا، انہوں نے اُسے نلت کا شاہکار بنا کر رکھ دیا تو یہ کیانی و گیلانی کاتو بہر حال اس کے غلاموں کی صف میں شمار ہوتا ہے۔

بلاد الرافدین، عراق میں بھی مجاہدین ہرگزرتے دن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد و تائید سے مضبوط تر ہو رہے ہیں اور اُنے روز صلیبیوں، اُن کے مرتد اتحادیوں اور روافض کے شیطانی ٹولوں پر قہر بن کر ٹوٹ رہے ہیں۔ یمن، الجزائر اور صومالیہ میں بھی امت کے بیٹے، امت کے زخموں پر مریم

رکھنے اور یہودونصاری کے معاشی و عسکری اہداف پر پیہم ضربیں لگانے میں مصروف ہیں ۔

ان تمام محاذوں پر برسرِ پیکار مجاہدین ہی امت کے حقیقی محسنین ہیں جو کہ امت کی جانب بڑھتے تیروں کی بوجھاڑ کو اپنے سینوں پر روک رہے ہیں اور کفار کی قوت و شوکت کو توڑنے کی سعی و جہد میں مصروف ہیں یہ مخلصین جہاں امت کی جانب سے دعاؤں کے متمنی ہیں وہیں رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں اپنے بھائیوں سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے اُن کے پشتیبانی کریں صدقات و زکوٰۃ کے ذریعے اپنے ان مجاہد بھائیوں کی اعانت کی جائے کہ اس مہینہ میں ایک نیکی کا اجر ۱۰ لگنا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔ اب یہ صدا تو ہر مسلمان کے کان میں پڑ رہی ہے کہ:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ (سورة الحديد: ۱۱)

” کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض جس کے نتیجے میں اللہ اسے دینے والے کے لیے کئی گنا بڑھا دے؟ اور ایسے شخص کو بڑا باعزت اجر ملے گا۔“

پس اے اہل ایمان! ہاتھ غیبی کی جانب سے رحمت و مغفرت کی پکار پر کان دھرو اور اپنے جان و مال بیچ کر اپنے رب کی جنت کا سودا کر لو جس کی وسعت زمین و آسمان سے زیادہ ہے!!!



مسلمانو! سنبھل جاؤ، سنبھل جانے کا وقت آیا!!!

اداریہ: ستمبر ۲۰۱۰ء، رمضان، شوال ۱۴۳۱ھ

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کا دن عصرِ حاضر میں حقیقی معنوں میں یومِ تفریق ثابت ہوا کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اہل ایمان اور اہل نفاق و کفر کے درمیان کھینچنے والی لائن مزید گہری ہو رہی ہے کفر و اسلام کا معرکہ واضح دلائل و براہین کے ساتھ بیا ہو گیا اور ایمان والے، ایمان والوں کے لشکر میں شامل ہو رہے ہیں جبکہ اہل کفر زیادہ واضح ہو کر سامنے آ رہے ہیں۔ نائن الیون کے بعد ہی اہل صلیب نے اس کائنات کی سب سے عظیم ہستی صلی علیہ وسلم جن کا مخلوق میں سب سے اونچا مقام ہے، کی شانِ اقدس میں بے دریغ گستاخیاں کیں اور اب امسال گیارہ ستمبر کو صلیبی دنیا کے قلبِ نجس امریکہ میں قرآن مجید جلانے کا پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔ ان کو قرآن کی زبان میں یہی جواب دیا جاسکتا ہے

مُوْتُوا بِغَيْظِكُمْ اِنِّیْ غَصَّیْتُ فِیْ جِلْمِیْ

جس دین اور کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود خالق کائنات نے لے رکھی ہے، تمام مخلوق مل کر بھی اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی جبکہ یہ حقیقت ہے کہ چاند پر تھوکنے والے کا تھوک اُس کے اپنے ہی منہ پر آکر گرنا ہے۔

جہاں اہل صلیب پر یہ ہذیاتی کیفیات طاری ہیں اور وہ دین دشمنی اور اسلام کے خلاف بغض میں ہر حد عبور کرتے چلے جا رہے ہیں، وہیں امت کے فرزند، دنیا بھر میں محاذوں پر استقامت کا پیکر بننے لگے ہوئے ہیں، یہود و نصاریٰ کے مکروہ عزائم و افعال کے خلاف سینہ سپر ہیں اور آج ان ہی فرزندانِ امت کی ضربوں سے کفار بلبلا رہے ہیں۔ افغانستان میں ماہ جولائی میں ہونے والی باگرام ایئر بیس اور جلال آباد ایئر پورٹ کی کارروائیاں دس سالہ جنگ کی عظیم ترین کارروائیاں ہیں، جن میں ۱۷۰۰ سے زائد صلیبی فوجی مردار ہوئے، ۸۰ بیلی کاپٹر، ۲۰ ڈرون طیارے اور بے شمار فوجی گاڑیاں و دیگر سازوسامان تباہ

ہو گیا³۔ اللہ کی قدرت دیکھیے کہ جرمنی سے تعلق رکھنے والے ابوظلمحہ المانیؒ سے اُس نے یہ کام لیا کہ وہ صلیبیوں کے قلب پر ایسا کاری گھاؤ لگائے۔ صومالیہ میں (شریعت دشمن و سیکولر) پارلیمنٹ کے ۱۶ ارکان فدائی حملے میں ہلاک ہو گئے۔ الشباب کے مجاہدین، صومالیہ میں کفار اور اُن کے ساتھیوں کے مقابل سخت چٹان کی مانند جمے ہوئے ہیں۔ عراق سے امریکی لڑاکا فوج کی واپسی مکمل ہوئی اور مجاہدین آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ عراق میں موجود ہیں اور اُنے روز صلیبی حواریوں اور رافضی کفار کو فدائی حملوں اور دیگر کارروائیوں میں نشانہ بنا رہے ہیں۔

پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی مسلسل نافرمانیوں، خراسان اور سوات میں کفار کی سپاہ کا کھلے عام سپاہی بن کر مسلمانوں کی نسل کشی اور اللہ کے برگزیدہ بندوں، مجاہدین فی سبیل اللہ کو پکڑ پکڑ کر یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں فروخت کرنا، اپنے خفیہ عقوبت خانوں میں ان پر اذیتوں اور مظالم کے پہاڑ توڑنا اور ستاون ہزار پروازیں اپنی ایئر بیسز سے اڑا کر امارت اسلامی افغانستان کو خاک و خون میں نہلا دینا ایسے جرائم ہیں جن کی پکڑ اور اُن سے تائب ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ گاہے بگاہے کبھی زلزلے اور کبھی سیلاب کے ذریعے بحیثیت قوم ہمیں جھنجھوڑتے رہتے ہیں۔ جہاں فوجی چھاؤنیاں آباد تھیں، وہ علاقے بھی اللہ کا قہر اپنے ساتھ لانے والی طوفانی موجوں میں بہ گئے۔ سوات میں شریعت کا سرعام مذاق اڑانے والے طائفے بھی اسی عذاب کی نذر ہو گئے۔ یہ سیلاب کی صورت میں اللہ کی ناراضی دراصل اُن کی تنبیہات میں سے بہت بڑی تنبیہ ہے۔ اس کی سائنسی توجیہات تلاش کرنے کی بجائے ارتداد سے توبہ کا راستہ اپنایا جائے۔ پورے ملک میں سر عام شراب، زنا، ظلم اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ اللہ کی ناراضی کو مزید بھڑکانے والے ان جرائم سے توبہ کرنے اور لوٹ آنے کا وقت ہے کہ بقیہ ملک ابھی رہتا ہے... ایسا نہ ہو کہ ۲۲ فیصد پاکستان کے غرق ہونے پر بھی بے ہوش پڑے رہنے کی صورت میں بقیہ ملک کے لیے کوئی اور الہی کوڑا برسے، تب معصیتوں میں پڑے، بے ہوشی کے عالم میں ہی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیشی بھگتنے پر خود کو مجبور پائیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کا در کھلا ہے، معافی اور عفو و درگزر کے سارے دروازے اس ماہ مبارک میں کھلے ہیں۔ پس اپنے فرض کو ادا کیجیے، امت کے درد کا درماں بننے کا عہد

³ یہ اعداد و شمار اور اس کے علاوہ دیگر مضامین میں ذکر کیے گئے اعداد و شمار، اس زمانے میں امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ (www.islaam.megabyte.net/urdu) سے حاصل کیے جاتے تھے۔ (مرتب)

کیجیے اور اپنے سروں پر مسلط ظالم حکمران ٹولے اور دین دشمن نظام سے
گلوخلاصی کے لیے جہاد کے میدانوں کا رخ کیجیے کہ اُس ذات باری تعالیٰ کا
وعدہ ہے:

وَالَّذِينَ جَابَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۚ (سورة العنكبوت: ۶۹)

”اور جو لوگ ہماری خاطر جدوجہد کرتے ہیں ، ہم ضرور بالضرور انہیں اپنے
راستے سجھائیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔“



مرجائیں گے ایمان کاسودانہ کریں گے

اداریہ: اکتوبر ۲۰۱۰ء، ذو القعدہ ۱۴۳۱ھ

امسال گیارہ ستمبر کو صلیبی غیظ و غضب میں اتنا جل بہن گے کہ عین اس جگہ جہاں انیس فدا ٹیوں نے کفر کی ٹیکنالوجی کے بت کو پاش پاش کیا تھا، وہیں قرآن مجید (کے نسخے) کو جلا ڈالا۔ افسوس کہ ہماری گردنوں پر سرسلامت ہیں اور ہم یہ دن دیکھ رہے ہیں لیکن مجاہدین نے یہ ٹھان رکھی ہے کہ اپنے خون کے آخری قطرے تک اور جسم کی آخری حرکت تک اس دنیا میں دجال کی ذریت کے خاتمے کے لیے کوشاں رہیں گے۔

امریکہ میں ہماری بہن عافیہ صدیقی کو کفار نے ایک عدالتی ڈرامے کے ذریعے چھپاسی سال قید کی سزا سن کر دنیا کے سامنے اپنے 'عدل و انصاف' کو مزید نمایاں کر دیا ہے کفار سے تو کیا گلہ؟ وہ تو اسلام کے خلاف حالت جنگ میں ہیں اور ان کے غلاموں سے بھی کیا شکوہ؟ کہ انہوں نے تو اپنا سب کچھ صلیب کی سر بلندی کے لیے ڈالروں کے عوض فروخت کر رکھا ہے لیکن ڈیڑھ ارب سے زائد امت مسلمہ کو ضرور اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا قرآن مجید کی بے حرمتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور صلیبیوں کے گٹھروں میں کھڑی سزائیں پا تی امت کی بیٹی کا حال بھی ہمارے وجود میں اضطراب کی کوئی لہر نہیں پیدا کرتا تو آیا ہمارے اندر ایمان والی زندگی کی کوئی رقمق باقی بھی ہے یا نہیں؟

لیکن یمن، صومالیہ، الجزائر، عراق اور سرزمین خراسان میں اہل صلیب کی روز افزوں درگت پتادے رہی ہے کہ امت محمدی کی رگوں میں اب بھی گرم لہروں میں ہے، گزشتہ چند ہفتوں کے دوران میں باگرام، جلال آباد، خوست اور گردیز میں فدائیان اسلام نے دشمن پر جو قہر برپا کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان کارروائیوں کی تفصیلات زیر نظر شمارے کے سرورق اور مضامین میں آپ دیکھ سکیں

گے 4 یہ چاروں عملیات نوسالہ جنگ میں صلیبی لشکر پر ہونے والے سب سے شدید اور بڑے حملے تھے جن کو مجاہدین نے اللہ کے فضل سے ایسے وقت میں سرانجام دیا ہے جب ایک طرف تو وہ جنگ کو نوسال تک جاری رکھنے کے بعد اس کے دسویں سال میں داخل ہو رہے ہیں تو دوسری طرف افغانستان سے فوجی انخلا کے آغاز کے لیے اوباما کی اعلان کردہ ڈیڈ لائن سر پر آن پہنچی ہے۔

افغان جنگ کی نئی حکمت عملی وضع کرنے کے شوق میں اوباما اس تاریخ (جون ۲۰۱۱ء) کا اعلان تو کر بیٹھا تھا لیکن یہ تاریخ اب اس کے لیے دہری مصیبت بن گئی ہے کیونکہ شکست کی ذلت تسلیم کرنے سے بچنے کے لیے اسے فوجی انخلا کے جواز کے طور پر ثابت کرنا ہو گا کہ صلیبی فوجوں کے نکلنے ہی مجاہدین کٹھ پتلی کابل حکومت کا تیا پانچہ نہیں کر دیں گے اور افغانستان میں ایک مرتبہ پھر القاعدہ کے انصار و مددگار طالبان کی حکومت کی صورت میں شریعت کا غلبہ نہیں ہو گا اور اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکے تو اسے اس ڈیڈ لائن میں توسیع کرنی پڑے گی جس صورت میں وہ اپنی پارٹی اور عوام کی حمایت سے محروم ہو جائے گا جیسا کہ باب ووڈ ورڈ (Bob Woodward) کی تازہ کتاب⁵ کے مطابق اس نے کہا کہ ”میں افغانستان کی خاطر پوری ڈیموکریٹک پارٹی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا“۔

اس مخلص سے نکلنے کے لیے امریکیوں نے اپنے دیرینہ غلام پاکستان سے رجوع کیا اور اسے محسود آپریشن کے بعد شمالی وزیرستان میں مولانا جلال الدین حقانی صاحب سے متعلقہ مجاہدین اور القاعدہ کے خلاف آپریشن کا حکم دیا تاکہ پاکستانی فوج کے کندھوں پر بیٹھ کر اپنی جھوٹی فتح کا جھنڈا لہرا سکیں لیکن پاکستانی فوج سوات اور محسود کے علاوہ اور کئی میں اس قدر رگت بنا چکی تھی کہ اس نے مجاہدین کے خلاف مزید کوئی آپریشن کرنے سے توبہ کر لی۔ متبادل کے طور پر آقا و غلام نے سر جوڑ کر یہ حل سوچا کہ اپنا آخری ہتھیار یعنی ڈرون میزائل پوری شدت کے ساتھ آزما یا جائے۔

چنانچہ غلاموں کی جانب سے خفیہ زمینی مخبری اور لاجسٹک سپورٹ کی صورت تعاون میں بھرپور اضافے کے بعد امریکہ نے قبائل بالخصوص وزیرستان میں مجاہدین پر میزائل حملوں کی بوچھاڑ کر دی ہے۔ صرف ماہ ستمبر میں ۲۳ مرتبہ حملے کیے گئے اور ہر مرتبہ کئی کئی میزائل داغے جاتے ہیں لیکن میزائلوں کی

4 ملاحظہ ہو مجلہ ’نوائے افغان جہاد‘ کا اکتوبر ۲۰۱۰ء کا شمارہ۔

5 Obama’s Wars, published by ‘Simon & Schuster’.

اس بارش کے باوجود مجاہدین کا عزم و حوصلہ روز بروز بلند ہوتا چلا جا رہا ہے و ہ قرآن مجید کی اس آیت کا مصداق بنے ہوئے ہیں :

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (سورة آل عمران: ۱۷۳)

”جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہو رہے ہیں لہذا تم ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کا ایمان اور زیادہ کر دیا اور انہوں نے کہا ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔“

میزائل حملوں کے ساتھ ساتھ اس ماہ امریکہ کی جانب سے تحریک طالبان پاکستان پر پابندی کی بازگشت بھی سنائی دی اگرچہ مجاہدین اس قسم کی پابندیوں سے ماوراہیں اور ان کی عملیات پر ایسی کسی پابندی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجاہدین کے راہنماؤں مفتی ولی الرحمن صاحب وغیرہ اور بعد ازاں القاعدہ کے قائد جناب کمانڈر الیاس کشمیری صاحب کے سروں کی قیمتیں مقرر کرنے کا اعلان ابلاغی بدبھمی کے مریض ان دانش وروں اور صحافیوں کے منہ پر زور دار تھپڑ ہے جو مجاہدین کو غیر ملکی ایجنٹ قرار دیتے نہیں تھکتے حقیقت تو یہ ہے کہ جودل ایمان کے نور سے خالی ہیں ان کو ایمان کی قدر و قیمت کا اندازہ کیونکر ہو سکتا ہے اور دل تو اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اگرچاہے تو مغربی قیدی مریم رڈلی کو ایمان کی دولت عطا فرمادے اور اگر محروم کرے تو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے ’فرنٹ لائن اتحادیوں‘ سے یہ نعمت چھین لے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے ہم بردم یہ درخواست کرتے ہیں کہ

اللّٰهُمَّ مِنْ اٰحِبِّهِ مِنْ اَفْحَابِهِ عَلٰى الْاِسْلَامِ وَمِنْ تَوْفِيْتِهِ مَنْ تَوْفِيْتَهُ عَلٰى الْاِيْمَانِ۔

”اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھ تو اسلام پر زندہ رکھ اور موت دے تو ایمان پر موت دے“، آمین۔



اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!

اداریہ: نومبر ۲۰۱۰ء، ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ

اسوہ ابراہیمیٰ کا ہر ایک نقش ربّ العالمین کو اس قدر پسند آیا کہ اُسے رہتی دنیا کے لیے بطور نمونہ پیش کیا گیا، تمام مناسک حج ابراہیم علیہ السلام ہی کے نقوش ہیں۔ اللہ رب العالمین کی توحید کو تمام باطل ادیان پر غالب کرنے اور اپنے رب کی رضا کو پانے کے لیے ابراہیم علیہ السلام نے گھر چھوڑنے سے لے کر وقت کے طاغوتی حکمران کے ہاتھوں آگ میں جلنے تک اور بیوی بچے کو وادئ بے آب و گیاه میں چھوڑنے سے لے کر تمام آزمائشوں میں سب سے بڑی آزمائش کہ اپنے اسماعیل کو اپنی چھری تلے رکھ دینے تک ایک ایک قدم کو ایسے سرانجام دیا کہ خود اُن کے مالک نے گواہی دی: **وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى** ”اور ابراہیم جس نے وفا کی“ اور کبھی فرمایا: **إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ** ”جب اُس کے رب نے اُسے کہا کہ سرتسلیم خم کر دو تو اس نے کہا میں نے رب العالمین کے لیے سرتسلیم خم کر دیا“۔

غرض یہ کہ توحید کے مسئلہ حاکمیت سے لے کر الولاء والبراء کے عملی مسائل تک ہر معاملے میں ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کو ہمارے لیے بطور تقلید رکھا گیا کہ **قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ** ”یقیناً تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے اہل ایمان ساتھیوں کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے“۔

آج بھی عالم کفر اکٹھا ہو کر ایمان والوں کو مٹانا چاہ رہا ہے۔ اسی آگ اور بارود کی بارش اور ڈرون حملوں کی بھرمار سے بھی پیروانِ نمرود، یہود و نصاریٰ اور ان کے حواریوں کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا تو پھر چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو قطار میں کھڑا کر کے، تمسخر کرتے ہوئے کلمہ پڑھواتے ہیں اور اپنی گولیوں

سے اُن کے قرآن کے نور سے منور سینے چھانی کر ڈالتے ہیں⁶۔ لیکن یہ سب کچھ اہل ایمان کو ایمان کی گواہی دینے سے باز نہیں رکھ سکتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کو سچ جانتے ہیں اور ان پر اپنا سب کچھ تہج دینے کو سعادت جانتے ہیں۔

سعادتوں کے اسی سفر کے راہی آج ہمیں دنیا بھر میں جانبِ منزل روانہ دواں نظر آتے ہیں۔ یہ اصحابِ الاخدود کے کردار کو بھی زندہ کر رہے ہیں، اصحابِ کھف کی سیرتوں میں بھی ڈھل رہے ہیں، کفار کے قلوب میں تیرقضا کی مانند اثر کر سنتِ یوسفی کی ادائیگی اور شعبِ ابی طالب کی رودادوں کو بھی دہرا رہے ہیں۔ اسی لیے اہلِ صلیب ایک ایک ایمان والے سے خائف ہیں، لرزاں و ترساں ہیں اور اہلِ ایمان کو نارِ نمرود میں جلا کر بھسم کر دینے کے خواباں ہیں... ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور فیصل شہزاد تو محض استعارے ہیں... استقامت و عزیمت کے استعارے... یہود و نصاریٰ کی ازلی اسلام دشمنی کے اظہار کے استعارے... اور عروجِ امت کی نوید دیتے اور جنتوں کے سفر کے راہیوں کو منزلوں کا پتا دیتے استعارے!!! صلیبیوں کی نظر میں امتِ کابِر صاحبِ ایمان و یقین اور غیرت مند فرد ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور فیصل شہزاد ہے اور وہ اپنی تمام تر دجالی ٹیکنالوجی اور ابلیسی مکروفریب کے ساتھ ان اہلِ ایمان کو مٹانے کے رہے ہیں۔

ہاگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے

کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے

اس امتحان میں سرخروئی حاصل کرنے والے خوش بخت اللہ کی نصرت کے واضح آثار ملاحظہ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں نیٹو کی رسد سپلائی مجاہدینِ اسلام کی زد پر ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائیدِ غیبی کی کھلی کھلی نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ گزشتہ چند دنوں کے دوران سیکڑوں نیٹو کنٹینرز کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔ افغانستان میں بھی اللہ قادرِ مطلق کی اعانت اور مدد کی بدولت یہود و نصاریٰ اہلِ ایمان کے مقابل عاجز آچکے ہیں۔ ۲۳ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو ہرات میں اقوام متحدہ کے دفتر پر چار فدائیوں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے بیسیوں صلیبیوں کو ہلاک کیا، اب جنگی میدان میں شکست خوردگی کے بعد مذاکرات

6 اشارہ ہے... سوات میں پاکستانی فوج کے ہاتھوں بے دردی سے مارے جانے والے کم سنوں کے سانحہ شہادت کی طرف، جس میں ان بچوں سے کلمہ پڑھا گیا اور پھر ان کو گولیوں سے بھون دیا گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے 'ادارہ السحاب' کی سنہ ۲۰۱۰ء، ۱۳۳۱ھ میں نشر کردہ فلم 'خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا'۔ (مرتب)

کی میز سجانے اور مکروفریب کے ذریعے ہاری ہوئی بازی پلٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن مجاہدین نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ اہل کفر اور اُن کے کاسہ لیسوں سے مذاکرات کی باتیں محض افواہیں اور بے بنیاد پروپیگنڈہ ہیں۔ مجاہدین تو اللہ کے کلمے کی سربلندی اور کفر کی مکمل مغلوبیت تک اپنے ہتھیار سینوں پر سجانے رکھیں گے اور يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ⁷ کے مبارک راستے پر کامل استقامت سے گامزن رہیں گے اور اپنے رب سے کیے ہوئے سودے کو چکاتے رہیں گے ...

یہ مجاہدین تمام اہل ایمان کو جنتوں کے اس سفر میں ہمرابی کی دعوت دے رہے ہیں اور انہیں یاد دلا رہے ہیں کہ آج کے دور میں لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والے ہر فرد کو اسوۂ ابراہیمی پکار پکار کر کہا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنی محبوب ترین چیز کو پیش کر دو تاکہ جنت کی ابدی زندگی میں وہ تمام نعمتیں جن کا وعدہ اللہ رب العزت نے خود فرمایا ہے، اُس کے حق دار بن سکو گویا بزبان حال یہ منادی جاری ہے کہ اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!!!



⁷ ”وہ اللہ کے راستے میں جنگ کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں قتل کرتے بھی ہیں، اور قتل ہوتے بھی ہیں۔“ (سورۃ التوبہ: ۱۱۱)

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

قارئین کرام!

عصر حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدباب کرنے کی ایک کوشش کا نام ’نوائے افغان جہاد‘ ہے۔

نوائے افغان جہاد:

- ◆ اعلیٰ کلمہ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- ◆ عالمی جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- ◆ امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے.....

اسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے!